وَاعِظُ الجُمُعَہ

باطنی امراض

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورہ

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

دار أهل السنة

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: باطنی اَمراض

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرزاق ہنگورو، مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

عددِ صفحات: ۱۲

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء

باطنی اَمراض

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! جس طرح ظاہری جسم میں کوئی مرض لاحق ہو جائے، تو پورا جسم بیمار پڑھ جاتا ہے، اسی طرح انسان کی رُوح وقلب اور سوچ وفکر سے متعلق بھی کئی اَمراض ہیں، جن کے باعث انسان کا باطن آلُودہ وبیمار ہو جاتا ہے، ان میں سے چند اَمراض اور ان کے علاج کے بارے میں دینِ اسلام نے جو ہماری رَہنمائی فرمائی ہے، انہیں یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

رِیاکاری

حضراتِ گرامی قدر! باطنی اَمراض میں سے ایک رِیاکاری اور دکھلاوا بھی ہے، یعنی لوگوں کو دکھانے اور خودنُمائی کی خاطر کوئی کام کرنا۔ بے شک قرآن وسنّت رِیاکاری کی حرمت پر گواہ ہیں، نیز اس کے حرام ہونے پر اُمّت کا اِجماع بھی ہے۔ قرآنِ پاک میں اس کی مذمّت یوں بیان کی گئی ہے: ﴿الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ﴾[1]"(خرابی ہے

(۱) پ۳۰، الماعون: ٦.

ان لوگوں کے لیے) جو دِکھلاوا کرتے ہیں"۔

سرکارِ دو عالَم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ: الشِّرْكُ الأَصْغَرُ» "مجھے تم پر سب سے زیادہ شرکِ اصغر کا خوف ہے" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی کہ یا رسولَ اللہ شرکِ اصغر کیا ہے؟ فرمایا: «الرِّيَاءُ، يُقَالُ لِمَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا جَاءَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاؤُونَ، فَاطْلُبُوا ذَلِكَ عِنْدَهُمْ»(1) "رِیاکار لوگ جب اپنے اعمال لے کر آئیں گے، تو ان سے کہا جائے گا کہ اُن کے پاس جاؤ جنہیں دکھانے کو تم یہ اعمال کیا کرتے تھے! اور اُن کے پاس ان اعمال کا اجر و ثواب طلب کرو!"۔

رِیاکاری کا علاج

عزیزانِ محترم! اس بیماری سے بچنے کا راستہ یہ ہے کہ اللہ تعالی سے عافیت کی دعا اور اس کی پناہ طلب کی جائے، اور ساتھ ساتھ یہ یاد رکھا جائے کہ رِیاکاری منافقین کا عمل ہے۔

مرضِ حسد

رفیقانِ گرامی قدر! باطنی اَمراض میں ایک بیماری حسد بھی ہے، جو دل کی سلامتی کے لیے انتہائی خطرناک ہے، حاسد شخص دوسرے کی نعمت کے زَوال کی تمنّا کرتا ہے، دوسروں کے پاس موجود نعمتوں سے جلتا ہے۔ حسد کے انہی خطرات و مضرّات کے سبب ہمیں اللہ تعالی نے حکم فرمایا، کہ ہم حاسد کے شر سے حفاظتی تدبیر کریں، اور اس سے اللہ کی پناہ مانگیں، ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾(2) "آپ

---

(١) "المعجم الكبير" محمود بن لبيد الأنصاري ...إلخ، ر: ٤٣٠١، ٤/ ٢٥٣.

(٢) پ٣٠، الفلق: ١-٥.

فرمادیجیے کہ میں صبح کے پیدا کرنے والے رب تعالی کی پناہ لیتا ہوں، حاسِد کے شرّ سے جب وہ مجھ سے جَلے"۔

بعض لوگ ایسے تنگ دل ہوتے ہیں، کہ دوسروں کی بھلائی اور بہتری کو اچھی نظر سے نہیں دیکھ سکتے، خاص طور پر اپنے رشتہ داروں، عزیزوں، دوستوں اور ہم پیشہ اَفراد کو، جب اچھی اور آسُودہ حالت میں دیکھتے ہیں، تو ان کے سینوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھتی ہے، اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ خوشحال لوگوں کی نعمتیں اور آسودگی ان سے چِھن کر ہمیں مل جائے۔

جانِ برادر! حسد ایک بدترین جرم ہے، اس سے ہر مسلمان کو بچنا بے حد ضروری ہے، حسد ایک ایسی برائی ہے، جو کبھی کسی اُمّت کے لیے جائز نہیں رہی، جب بھی کوئی قوم اس مرض میں مبتلا ہوئی وہ ہلاکت میں پڑ گئی، نیز حسد ایمان کے بھی مُنافی ہے، مصطفی جانِ رَحمت ﷺ نے فرمایا: «لَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ الْإِيْمَانُ وَالْحَسَدُ»(۱) "کسی بندہ کے سینے میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوسکتے"۔ مُعاشرے کے اَفراد کا آپس میں حسد نہ کرنا، اُس مُعاشرے کی بھلائی کی علامت ہے، اور مسلمان کے سچے ایمان کی دلیل ہے۔

دو چیزوں میں حسد جائز ہے

میرے محترم بھائیو! حسد کی کئی صورتیں ہیں، اور سب کی سب قابل مذمّت ہیں سوائے رشک کے، اور اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے لیے اس نعمت کی تمنّا کرے، اور دوسروں سے اس نعمت کے چِھن جانے کی آرزُو نہ کرے، بلکہ ان کے پاس اس نعمت کی بقا کے لیے دعا کرے، اسی بات کو واضح کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے

(۱) "صحیح ابن حِبّان" باب فضل الجهاد، ر: ٤٥٨٧، صـ٧٩٩.

فرمایا: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: (١) رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَسُلِّطَ عَلى هَلَكَتِه فِي الْحَقِّ، (٢) وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا»[1] "حسد صرف دو چیزوں میں جائز ہے: (۱) یہ کہ اللہ تعالی کسی کو مال دے اور اسے راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دے، (۲) اور یہ کہ اللہ تعالی کسی کو دِین کا علم عطا فرمائے، پھر وہ اس علم کے مطابق فیصلہ کرے، اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتا رہے"۔

کسی سے حسد نہ کرو

حضراتِ محترم! کامل مسلمان وہ ہے جو اپنے دل کو اِس مرض سے پاک کرلے، اور اگر کبھی حسد کے مرض میں مبتلا ہو بھی جائے، تو علاج کی بھرپور کوشش کرے، انسان کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ حکمتِ عملی کے ذریعے حسد سے چھٹکارا حاصل کرسکتا ہے، لوگوں سے محبت کرے، ان سے اچھی طرح بھائی چارہ قائم کرے، نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ إِخْوَاناً!»[2] "ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو، ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو!"۔

برادرانِ اسلام! اچھا مسلمان اپنے دل کو ان رُوحانی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے، جیسے حسد، کینہ وبُغض وغیرہ، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی کہ لوگوں میں سے افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ» "صاف دل اور زبان کا سچا" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: زبان کا سچا تو ہم سمجھ گئے، مگر صاف دل

(١) "صحيح البخاري" كتاب العلم، باب الاغتباط في العلم والحكمة، ر: ٧٣، صـ١٧.
(٢) المرجع نفسه، كتاب الأدب، ر: ٦٠٦٦، صـ١٠٥٩.

سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: «هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ، لَا إِثْمَ فِيْهِ، وَلَا بَغْيَ، وَلَا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ»(۱) "وہ پاک باز اور پرہیزگار، جس کا دل اتنا پاکیزہ ہو جس میں نہ کوئی گناہ کا خیال ہو، نہ بغاوَت، نہ کینہ اور نہ حسد ہو"۔ اللہ تعالی ہمیں اپنی محبت ورِضا عطا فرمائے، اپنا خصوصی فضل وکرم فرمائے، اور ہمارے دِلوں کو ان تمام اَمراض سے پاک وصاف فرمائے۔

حضراتِ ذی وقار! حسد کرنے والا بہت بُرا آدمی ہوتا ہے، وہ لوگوں کی تباہی وبربادی چاہتا ہے، اپنی بھلائی کے لیے محنت وکوشش نہیں کرتا؛ کیونکہ وہ دن رات دوسروں کی بربادی کی فکر میں ہی لگا رہتا ہے، اسے اتنا موقع ہی نہیں ملتا کہ اپنی ترقی کے لیے سوچ وبچار کرسکے، لہذا عام طور پر حاسد بہت سُست وکاہل ہوا کرتا ہے، اور یہ سُستی اس کو اللہ تعالی کی نعمتوں سے محروم کردیتی ہے، جب وہ اپنی بُری حرکات کے باعث اللہ تعالی کی نعمتوں سے محروم ہوجاتا ہے، تب دوسروں کی خوشحالی پر جلنے لگتا ہے، ان کی بربادی کی آرزُو کرتا ہے۔

اللہ تعالی نے مسلمانوں پر اپنا خاص احسان فرمایا، کہ ان کو قرآنِ مجید وایمان کی دَولت سے سرفراز فرمایا، جسے دیکھ کر یہود ونصاری مسلمانوں سے حسد کرنے لگے، اللہ تعالی کا ارشادِ پاک ہے: ﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾(۲) "یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس بات پر کہ اللہ تعالی نے انہیں اپنے فضل سے دیا"۔ یعنی ان کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ یہ دَولتِ اسلام مسلمانوں سے چھن جائے!۔

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الزُهد، باب الوَرع والتقوى، ر: ٤٢١٦، صـ٧٢٠.

(٢) پ٥، النساء: ٥٤.

حسد...یہودیوں کی علامت

رفیقانِ ملّت اِسلامیہ! قرآنِ مجید نے حسد کو یہودیوں کی علامت فرمایا، فرمان باری تعالی ہے: ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِۦٓ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾[1] "بہت سے اہلِ کتاب نے چاہاکہ کاش! تم مسلمانوں کو ایمان کے بعد دوبارہ کفر کی طرف پھیر دیں، اپنے دِلوں کی جَلن کی وجہ سے، بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے، تو تم انہیں چھوڑو اور درگزر کرو، یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنا حکم لائے، یقیناًاللہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

آج بھی یہود کا مسلمانوں سے حسد جاری ہے کہ مختلف مسلم ممالک میں تباہی وبربادی کے پیچھے، کہیں نہ کہیں کسی صورت یہود کا ہاتھ ضرور ہے، کبھی مسلمانوں پر دہشتگردی کا الزام لگا کر، کہیں آزادئ اظہارِ رائے کے نام پر، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ (Propaganda) کی صورت میں اپنے حسد کا اظہار کررہے ہیں؛ کہ کسی طرح لوگوں کو اسلام سے دُور اور بدظن کر دیا جائے، مسلمانوں کے ایمان کو تباہ وبرباد کر دیا جائے، ان میں بے حیائی اور عُریانیت کو عام کرکے اسلامی تعلیمات سے دُور کیا جائے، اور کسی حد تک وہ اپنے ان منصوبوں میں کامیاب بھی نظر آتے ہیں، لہذا ہمیں ان سازشوں سے ہوشیار وخبردار رہ کر ان کا مقابلہ کرنا ہے، اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر دنیاوآخرت میں سُرخرو ہونا ہے۔

(۱) پ۱، البقرة: ۱۰۹.

حسد کے نقصانات

عزیزانِ مَن! دو جہاں کے سردار ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ»[1] "حسد سے بچو! وہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جیسے آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے"۔

علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ "تم مال اور دنیوی عزّت وشہرت میں کسی سے حسد کرنے سے بچو؛ کیونکہ حاسد حسد کی وجہ سے ایسے ایسے گناہ کر بیٹھتا ہے، جو اس کی نیکیوں کو اسی طرح مٹا دیتے ہیں جیسے آگ لکڑی کو ختم کر دیتی ہے، مثلاً حاسد محسود (حسد کیے جانے والے شخص) کی غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے، جس کے باعث اس کی نیکیاں محسود کے حوالے کر دی جاتی ہیں، یوں محسود کی نعمتوں اور حاسد کی حسرتوں میں اِضافہ ہو جاتا ہے"[2]۔

مرضِ حسد کا علاج

عزیزانِ محترم! اللہ تعالی کی تقسیم کتنی پُر حکمت ہے، اس کے پیچھے پوشیدہ حکمتوں پر یقین رکھنے سے انسان کی اپنی زندگی بھی پُر سکون ہوتی ہے، اور وہ دوسروں کے لیے بھی حسد کا شکار نہیں ہوتا۔

غُرور وتکبُر

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! تکبر ایک بُری روِش اور دل کی صفاتِ ذمیمہ میں سے ہے، جس کا اثر عملاً ظُہور میں آتا رہتا ہے، تکبُر یہ ہے کہ انسان خود کو دوسروں سے بہتر وفائق سمجھے، اپنے کاموں کو دوسروں سے اچھا اور اونچا جانے، کہ میں نے جیسا کام

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في الحسد، ر: ٤٩٠٣، صـ٦٩١.

(٢) "مرقاة المفاتيح" الفصل ٢، تحت ر: ٥٠٣٩، ٨/ ٧٧٢، ملخَّصاً.

کیا ویسا کوئی نہیں کر سکتا وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح کے خیالات سے اُس کے دل میں غرور وتکبُّر پیدا ہوتا ہے، اسی بنا پر شیطان کو مَردود قرار دیا گیا، ربِ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاهۡبِطۡ مِنۡهَا فَمَا یَكُوۡنُ لَكَ اَنۡ تَتَكَبَّرَ فِیۡهَا فَاخۡرُجۡ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِیۡنَ﴾[1] "تُو یہاں سے اُتر جا! تجھے یہ حق حاصل نہیں کہ یہاں رہ کر غُرور کرے، نکل تُو ذِلّت والوں میں سے ہے!" کہ انسان تیری مذمّت کرے گا، اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی، اور یہی تکبُّر والے کا انجام ہے[2]۔

تکبُّر کا ایک علاج

حضراتِ محترم! حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ رَحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: «الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ»[3] "سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے دُور ہو جاتا ہے"۔ یعنی جو شخص مسلمانوں کو سلام کر لیا کرے، وہ ان شاء اللہ متکبر نہ ہو گا، اس کے دل میں عجز ونیاز ہو گا"[4]۔

حرص ولالچ

حضراتِ گرامی قدر! انسان اگرچہ بوڑھا ہو جائے مگر اس کی دنیاوی طمع ولالچ میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے، حضرت سیّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ اَبد قرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: (١) الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، (٢) وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ»[5] "آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے،

---

(١) پ٨، الأعراف: ١٣.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٨، الاعراف، زیرِ آیت: ١٣، ص٢٨١۔

(٣) "شُعب الإيمان" باب في مقاربة ...إلخ، ر: ٨٧٨٦، ٦/ ٢٩٣٤.

(٤) "مرآۃ المناجیح" اچھی باتوں کا بیان، سلام کا باب، تیسری فصل، زیرِ حدیث: ٤٦٦٦، ٦/٢٨٠۔

(٥) "صحيح مسلم" بابُ كراهة الحرص على الدنيا، ر: ٢٤١٢، صـ٤٢١.

مگر اس میں دو چیزیں ہمیشہ جَوان رہتی ہیں:(۱) مال کی لالچ،(۲) اور طویل عمر کی تمنّا"۔

جب ہمیں معلوم ہے کہ حرص ولالچ ہلاکت وگمراہی کا سبب ہے، تو ہر صورت ہمیں قَناعت اختیار کرنی چاہیے، اور اللہ تعالی کی عطا پر ہر حال میں راضی رہنا چاہیے، اسی میں ہماری کامیابی، دنیا وآخرت کا سُکون، اللہ ورسول کی خوشنودی اور دخولِ جنّت کا راز ہے۔

حرص ولالچ کی مذمّت

میرے محترم بھائیو! حضرت سیّدُنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے راویت کرتے ہیں، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ»(۱) "دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں، وہ اُن بکریوں کو اِس قدر نقصان نہیں پہنچاتے، جتنا نقصان انسان کے مال اور عزّت وجاہ پر حرص ولالچ کے باعث اُس کے دین کو پہنچتا ہے"۔

"مقصد یہ کہ مؤمن کا دین گویا بکری ہے، اور اس کی حرصِ مال وحرصِ عزّت وجاہ، گویا دو بھوکے بھیڑیے ہیں، مگر یہ دونوں بھیڑیے مؤمن کے دِین کو اس سے زیادہ برباد کرتے ہیں، جیسے ظاہری بھوکے بھیڑیے بکریوں کو تباہ کرتے ہیں، کہ انسان مال کی حرص میں حرام وحلال کی تمیز نہیں کرتا، اپنے عزیز اَوقات کو مال حاصل کرنے میں ہی خرچ کر دیتا ہے، پھر عزّت حاصل کرنے کے لیے ایسے جتن کرتا ہے، جو بالکل خلافِ اسلام ہوں"(۲)۔

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب الزُهد، ر: ٢٣٧٦، صـ٥٤١.

(۲) "مرآۃ المناجیح" دل کو نرم کردینے والی باتوں کا بیان، دوسری فصل، زیرِ حدیث:۵۱۸۱، ۷/۱۴۔

حرص ولالچ کاعلاج

حضراتِ گرامی قدر!اس قلبی مرض کاعلاج صبر وقَناعت ہے،یعنی جوکچھ خدا کی طرف سے بندے کو مل جائے، اس پر راضی ہو کر اللہ تعالی کا شکر بجالائے، اور اس عقیدہ پر جم جائے کہ انسان جب ماں کے پیٹ میں تھا،اسی وقت فرشتہ رب تعالی کے حکم سے انسان کے بارے میں چار چیزیں لکھ دیتا ہے: اس کی (۱) عمر، (۲) روزی، (۳) اس کی نیک بختی (۴) یا بد نصیبی۔یہی انسان کا نوشتہ تقدیر ہے،لہذا اسے وہی ملے گا جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے، اس کے بعد یہ سمجھ کر کہ اللہ عزّوجلّ کی رضا اور اس کی عطا پر راضی ہوجائیں، اور یہ کہہ کر لالچ کے قلعے کو ڈھادیں کہ جو میری تقدیر میں تھا وہ مجھے ملا، اور جو میری تقدیر میں ہوگا وہ آئندہ ملے گا، اور اگر کسی کمی کے سبب دل بے چین ہو، اور نفس اِدھر اُدھر لپکنے لگے، تو صبر کے ذریعے نفس کی لگام کھینچ لیں، اس طرح رفتہ رفتہ قلب میں قناعت کا نور چمک اٹھے گا، اور حرص ولالچ کا میلا بادل چھٹ جائے گا، ان شاءاللہ !۔

بدگمانی اور اس کا حکم

عزیزانِ محترم!ظن کے معنی گمان کرنے کے ہیں، سُوئے ظن یعنی بدگمانی وغلط سوچ رکھنا۔بُرا گمان کبھی اپنے متعلق، کبھی دوسروں سے متعلق، اور کبھی اللہ تعالی سے متعلق بھی ہوتا ہے، بدگمانی دِینی خرابی کا بھی باعث ہے، بدگمانی میں گرفتار شخص شیطان کے دامِ فریب میں گرفتار رہتا ہے، حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے، دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے۔ الغرض بدگمانی سے عدمِ اعتماد کی فِضا پیدا ہوتی ہے، اور نفرتیں پھیلتی ہیں، برائیوں میں اضافہ ہوتا ہے، گمراہیاں جنم لیتی ہیں، اور باہمی تعلقات بہت متاثر ہوتے ہیں۔بدگمانی سے بچنا اہلِ ایمان وصالحین کا طریقہ ہے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ اہلِ ایمان کو بدگمانی سے

روکتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؗ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ﴾[1] "اے ایمان والو! بہت گمان سے بچو! یقیناً بعض گمان گناہ بھی ہوتے ہیں"۔ اس آیتِ مبارکہ کے تحت مفسرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "مسلمان بھائی کے بارے میں بدگمانیاں مت کیا کرو! اس کے کام یا کلام میں اچھا پہلو نکل سکتا ہو، تو اسے خواہ مخواہ بُرے پہلو پر محمول مت کرو! بعض گمان حرام ہیں، جیسے رب تعالی پر بدگمانی کہ وہ مجھے ہرگز نہیں بخشے گا، یا مسلمان پر بلاوجہ بدگمانی کرنا"[2]۔

بدگمانی کا علاج

عزیزانِ مَن! بدگمانی کی عادت ختم کرنے کے لیے، بذاتِ خود اُس شخص سے واضح بات پُوچھ لینی چاہیے، جس کے بارے میں بُرا خیال آتا ہو، دوسرے سے متعلق زیادہ سوچنے، اور بلاوجہ رائے قائم کرنے سے گریز کرنا بے حد لازم وضروری ہے، اپنی منفی سوچوں پر قابو رکھنے، بدگمانی دُور کرنے کی کوشش، غلطی پر دوسروں کو مُعاف کردینے، اور دوسروں کو اپنے سے اچھا سمجھنے سے بدگمانی کا قلع قمع ہوجاتا ہے۔

بدگمانی درحقیقت جھوٹ پر مبنی خیال ہے، جس سے بچنا بے حد ضروری ہے، حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ؛ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَكُوْنُوْا إِخْوَاناً!»[3] "فُضول گمان سے بچو! کہ گمان سب سے زیادہ جُھوٹی بات ہے، جاسُوسی مت کرو! ٹوہ میں مت پڑو! ایک

---

(۱) پ۲۶، الحجرات: ۱۲.

(۲) "تفسیر نور العرفان" پ۲۶، الحجرات، زیرِ آیت: ۱۲، ص۸۲۴، ۸۲۵، ملخصًا۔

(۳) "صحيح البخاري" كتاب النكاح، ر: ۵۱۴۲، صـ۹۲۰.

دوسرے سے بغض نہ رکھو! اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو!" یعنی کسی کے لیے بُرا خیال دل میں مت لاؤ۔ بدگمانی سے بچنے کے لیے بندہ اپنی اِصلاح کرے؛ کیونکہ بدفطرت انسان ہمیشہ بدگمان ہوا کرتا ہے، مسلمان کے کام کو صحیح جانتے ہوئے، اس کے خلاف رائے قائم کرنے میں جلد بازی سے پرہیز کرنا، اسی طرح کسی سے ملتے وقت اس کے نیک ہونے کا گمان کرنا، باہمی توہّمات سے بچاتا ہے، نفرتیں ختم ہوتی ہیں، اور اُخوّت وبھائی چارہ فَروغ پاتا ہے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں رِیاکاری، حسد، غرور وتکبُر، حرص وطمع اور بدگمانی سے بچا، باطنی بیماریوں، اور ان کے اثرات سے محفوظ فرما، اور اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.